

غزہ میں اسرائیل کے ہاتھوں انسانیت موت کے دروازے پر

بدقسمت ارض فلسطین (غزہ) ایک بار پھر خون کا خراج خالم یہودیوں کو دے رہی ہے۔ ۱۵ دنوں سے جاری فضائی وزمی حملوں نے ۱۵ لاکھ نفوس پر مشتمل شہر کو کھنڈرات میں تبدیل کر دیا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اب تک چھ سو سے زائد بے گناہ معصوم شہری اسرائیلی نیکی جارحیت کے شکار ہو گئے ہیں جبکہ ہزاروں کی تعداد میں زخمی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اسرائیل نے ٹینکوں کی مدد سے ہزاروں یہودی فوجیوں کو شہر غزہ میں داخل کر دیا ہے۔ جہاں ان درندوں نے نہتے شہریوں اور معصوم بچوں پر آہن و بارود کی بارش شروع کر دی ہے۔ غزہ کے قتل عام کی تصویریں پوری دنیا اور خصوصاً عالم اسلام ہر لمحے الیکٹرانک میڈیا پر براہ راست دیکھ رہا ہے۔ ایسے ایسے ہولناک مناظر دیکھنے کو مل رہے ہیں کہ اپنے معصوم بھائیوں کی حالت زار دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ لیکن افسوس کہ ہمارے پاس بجز بے بسی، بے حسی، چند آہوں اور آنسوؤں کے سوا کچھ نہیں۔ اس بار بھی عالم عرب ہمیشہ کی طرح اپنے بھائیوں کے قتل عام پر مگرچھ کے آنسو بہا رہا ہے۔ کوئی بھی سنجیدہ اقدام عملاً نہیں اٹھایا جا رہا کہ امریکہ اور اسرائیل کو فلسطینی مسلمانوں کے قتل عام سے روکیں۔ OIC اور عرب لیگ کی نام نہاد تنظیمیں صرف عربی توپ اور رومال وغیرہ کی نمائندگی و نمائش تک محدود ہیں۔ مسلمانوں کی حقیقی نمائندگی یا ان کے اوپر ڈالے گئے مظالم کا سد باب کرنا یا ان کے حقوق کا تحفظ کرنا سرے سے ان کا دردمن ہی نہیں ہے۔ صرف ”تمہ کا“ ان کا مسلمانوں سے رشتہ ہے۔ ہر عرب حکمران کو اپنے اقتدار و مفاد ہی سے غرض ہے اور ان کا غایہ صرف کرسی اقتدار کا تحفظ ہے۔ اس نازک موقع پر سارے عربوں میں کوئی ”مردِ خُر“ کوئی ”مردِ قلندر“ اور کوئی سلطان صلاح الدین ایوبی اور محمد بن قاسم موجود نہیں۔ جو اپنے ان مظلوم بھائیوں کی دادری اور ان کے آنسو پونچھنے کے لئے میدان میں آئے۔ باقی عالم اسلام کا تو یہاں ذکر کرنا ہی لایعنی بات ہے۔ وہ تو ایک راکھ کے ڈھیر کی مانند ہے کہ جسے بجھے صدیاں بیت چکی ہیں گو کہ عوام اس ڈھیر میں چنگاریوں کی طرح اندر ہی اندر سلگ رہے ہیں لیکن اسلامی ممالک کے حکمران مسلسل اس ڈھیر پر بزدلی، بے حسیتی اور بے حسی کا چھڑکاؤ کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ اس کا ورد بھی بڑے واعظانہ انداز میں اپنے اپنے عوام سے کرتے رہتے ہیں۔

لی ہوش میں آنے کی جو ساقی سے اجازت فرمایا خبردار کہ نازک ہے زمانہ

باقی اسرائیل، امریکہ اور برطانیہ کی مکمل آشریں باد لئے ہوئے اس تازہ بربریت کا مرتکب ہو رہا ہے۔ اس موقع پر سلامتی

کونسل جو مسلمان ممالک اور اس کی اسلامی تحریکوں کے خلاف ایکشن لیتے ہوئے لمحہ بھر کا وقت ضائع نہیں کرتے، ہمیشہ کی طرح اس بربریت پر بھی خاموش ہے۔ اقوام متحدہ اور اس کی قراردادیں وغیرہ ایک بار پھر گنگ ہیں۔ کیا وہ وقت ابھی نہیں آیا کہ عالم اسلام اور عالم عرب خصوصاً اس دو ہرے معیار اور کردار کی بناء پر احتجاجاً اس سے کنارہ کشی اختیار کر لیں؟ آخر وہ کس وقت کا انتظار کر رہے ہیں؟ ایک ایک کر کے تو اکثر اسلامی ممالک آگ و خون کے سمندر میں ڈبو دیئے گئے ہیں۔ حیت، غیرت، شجاعت، خودداری اور استغناء بھی آخر ہمارے ہی آباؤ اجداد کی میراث رہے ہیں۔ بے حسی اور بے شرمی کی بھی آخر کوئی حد ہوتی ہے۔ آخر کوئی تو اس ریزہ ریزہ بدن کی مسیحا کیلئے ہاتھ آگے بڑھائے۔ اگر حکمرانوں کے ہاتھ شل زبانیں گنگ اور آنکھیں اندھی ہیں۔ پھر مسلمان بے حسی اور بزدلی کی ردا اوڑھے اوڑھے تھک بھی چکے ہیں ان کے زخمی دلوں میں شور قیامت کو برداشت کرنے کے حوصلے بھی اب فلکست و ریخت سے دوچار ہیں۔ پھر آگے سے رحمت و نصرت و خداوندی کا باب بھی بوجہ تقدیر یا مسلمانوں کے اعمال بد کی وجہ سے وا نہیں ہے تو پھر مایوسی کی اس زہریلی فضاء میں شاید حقیقی قیامت کی تمنا اور ظہور ہی امت ”مرحومہ“ کے غموں کا مداوا ہو سکتی ہے۔ جگر مراد آبادی نے مسلمانوں کی تباہی، بزدلی، بے حیثی اور چاروں طرف سے مایوس ہو کر ہی زمانہ حال کی کیا صحیح تصویر کھینچی ہے۔ کس طرف جاؤں؟ کدھر دیکھوں؟ کسے آواز دوں؟ اے جہنم نامرادی جی بہت گھبرائے ہے

بھارت کا جنگی جنون کس کی ایماء پر؟

گزشتہ ماہ ممبئی میں جو خونی وارداتیں ہوئیں اور جس میں درجنوں بے گناہ افراد کو بے پردی کے ساتھ قتل کیا گیا اس وحشت ناک کارروائی کی نہ صرف پورے عالم اسلام بلکہ خصوصاً پاکستانیوں نے سب سے زیادہ بڑھ کر مذمت کی۔ کیونکہ ہر انسانی جان انتہائی قیمتی متاع ہے اور اسلام ہر انسان کی جان، مال، عزت و آبرو کی بھرپور نہ صرف توقیر کرتا ہے بلکہ اسے ہر طرح کا تحفظ اور تقدس بھی فراہم کرتا ہے۔ لیکن بد قسمتی سے کچھ عرصہ سے مسلمانوں اور پاکستانیوں کو جان بوجھ کے دہشت گردی کی جانب دھکیلا جا رہا ہے۔ ممبئی کی واردات کے فوراً بعد ہی اس کا الزام بھی پاکستان پر تھوپ دیا گیا اور پوری دنیا میں ایک بار پھر یہ واویلا شروع کر دیا گیا کہ پاکستان کی جہادی تنظیموں نے یہ کارروائی کی ہے۔ اگرچہ آج تک کوئی بھی ٹھوس ثبوت پاکستان کو فراہم نہیں کیا گیا اور نہ ہی انٹرپول کے ادارہ کو اس کے ثبوت فراہم کئے گئے ہیں۔ لیکن امریکہ اور برطانیہ بھارت کے ساتھ مل کر پاکستان پر بھرپور دباؤ اور پریشر بڑھا رہے ہیں کہ متعدد فلاحی سماجی شخصیات اور تنظیموں کے اہم افراد کو بھارت کے حوالے کر دیا جائے اور وہ بھی بغیر کسی الزام و ثبوت کے۔ اگرچہ پاکستان نے شروع میں کچھ بے سوچے سمجھے اقدامات بھی کئے جس کی پاکستانیوں نے بھرپور مخالفت بھی کی لیکن بھارت کو پھر بھی یہ کاروائیاں منظور نہیں ہو سکیں گی۔ جنگ کا خاتمہ ہوا ہے اور اب پاکستان پر چڑھ دوڑنے کی